سوال

(36) حدیث کی وضاحت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا ترمذی میں ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے خطبہ دیا اور کہا " من یطع اللہ ورسولہ فقد رشد ومن یعصھما فقد غوی " جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی وہ ہدایت پا گیا اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوگیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " بئس الخطیب أنت قل ومن یعص اللہ ورسولہ " تو کتنا برا خطیب ہے کہہ جس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ نیز اس ممانعت کی وجہ کیا ہے۔ (ایک سائل، ضلع گجرات)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ حدیث (صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب تخفی الصلاة والخطبہ 850۔ نسائی، کتاب النکاح، باب ما یکرہ من الخطبہ 3259۔ ابوداؤد، کتاب الصلاة، باب الرجل یخطب علی قوس 1099۔ کتاب الادب 4981۔ مسند احمد 4/251، 359۔ بیہقی 1/86، 3/212۔ مستدرک حاکم 1/289 وغیرھا) میں مطول و مختصر مروی ہے۔ ترمذی شریف میں مجھے یہ روایت نہیں ملی اس روایت میں جو " من یعصھما فقد غوی " جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا کے الفاظ پر آپ نے کہنے والے کو جو کہا تو برا خطیب ہے۔ اس کی شارحین حدیث کئی وجوہات بیان کرتے ہیں بعض نے کہا کہ اس لئے آپ نے اس پر ناراضگی کا اظہار کیا کہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو ایک ضمیر میں جمع کر دیا۔ لیکن یہ بات درست نہیں ہے کیونکہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ سکھایا اس میں مذکور ہے کہ " من یطع اللہ ورسولہ فقد رشد، ومن یعصھما فإنہ لا یضر إلا نفسہ " (ابوداؤد، کتاب النکاح 2119)

اور انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں بھی ہے " من یعصھما فقد غوی "

اس طرح قرآن حکیم میں بھی ہے کہ

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ

اس آیت میں يُصَلُّونَ کی ضمیر میں اللہ اور ملائکہ کو جمع کیا گیا ہے۔

امام نووی فرماتے ہیں کہ درست بات یہ ہے کہ منع اس لئے کیا گیا ہے کہ خطبوں کی شان یہ ہے کہ ان میں تفصیل اور وضاحت ہو اور اشارات و رموز سے اجتناب ہو اسی لئے صحیح بخاری

میں ثابت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بات کرتے تو اسے تین بار دھراتے تاکہ اسے سمجھا جاسکے۔ (شرح النووی 6/139 ط بیروت)

مزید تفصیل کے لئے حاشیہ سیوطی علی النسائی وغیرہ ملاحظہ کریں۔

خطیب کو چاہیے کہ وہ اشارات و رموز سے کام نہ لے سامعین کو کسی قسم کا ابہام نہ رہے۔ ایک ضمیر میں اللہ اور اس کے رسول کو جمع کرنے سے عامۃ الناس میں شبہ ہو سکتا ہے کہ کہیں اللہ کے ساتھ رسول بھی شریک ہیں۔ اس لئے بات کھول کر تفصیل سے عوام الناس کے سامنے بیان کر دینی چاہیے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

تفہیمِ دین

کتاب العقائد والتاریخ، صفحہ: 68

محدث فتویٰ